© rasailojaraid.com

تصورحیات کے ماتحت ایک شخص یہ عقیدہ رکھنے پر مجبور ہے کہ اگر اس نے خدا کے کسی بندہ کے ساتھ ناانصافی کی یا اس کی حق تلفی کی ہے تو اگرچہ اس کی دولت وثروت اور طاقت وقوت کی وجہ سے یہاں کی حکومت۔ اور قانون۔ عدالت اور پولیس اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے لیکن بحکم "فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ" خدائے احکم الحاکمین کو وہ کوئی جل نہ دے سکے گا اور اس کی پکڑ سے بچ کر کہیں پناہ نہ لے سکے گا۔ اسی تصورحیات اور اس کے پس منظر میں اسی عقیدۂ یوم آخرت کا یہ اثر تھا کہ محمد بن تغلق اور فیروز شاہ تغلق جیسے باجاہ وجلال بادشاہوں نے معمولی حیثیت کے ہندوؤں کے استغاثہ پر اپنے آپ کو بے تکلف قاضی کی عدالت میں جواب دہی کے لئے پیش کر دیا اور قاضی کا فیصلہ ایک معمولی حیثیت کے انسان کی طرح بصد رضا ورغبت سنا اور اُس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ یہ اور یہ ایک دو نہیں تاریخ میں اس طرح کے سینکڑوں واقعات ملیں گے۔

اسلامی جمہوریہ ہونے کی بنا پر پاکستان کی اقلیتیں پاکستان گورنمنٹ اور وہاں کی اکثریت کے ہاتھوں میں اللہ کی ایک امانت ہیں، اور پیغمبر اسلام صلی اللہ کے ارشاد "کلکم مسئول عن رعیتہ" کے مطابق ان کا یہ فرض ہے کہ ان اقلیتوں کے ساتھ صرف مساوات اور برابری کا نہیں بلکہ ایثار۔ فیاضی اور کشادہ دلی کا معاملہ کریں۔ اسلام میں تالیف قلب کی بڑی اہمیت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مولفۃ القلوب کو عام مسلمانوں سے زیادہ حصہ دیا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ غزوۂ حنین کے موقع پر انصار مدینہ کو اس پر کچھ شکایت ہوئی تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت غضب ناک ہو کر ایک تقریر کی اور اس میں آپ نے فرمایا کہ اے انصار تم تو مسلمان ہو۔ اسی لئے میں نے تم کو اسلام کے حوالے کر دیا ہے۔ رہے یہ لوگ تو میں ان کی تالیف قلب (دل جوئی) کرتا ہوں۔ تم اس پر کیوں برا مانتے ہو" بہرحال پاکستان نے اپنے متعلق "اسلامی جمہوریہ" کا اعلان کر کے ایک بہت بڑی ذمہ داری اپنے سر لی ہے آئندہ تاریخ بتائے گی کہ پاکستان نے اس اعلان کے ذریعہ اسلام کی آزمائش اور جانچ کا جو موقع دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس میں کہاں تک وہ اپنے حسن عمل وکردار سے اسلام کو نیک نام ثابت کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ ہمارا یہ پڑوسی ملک صحیح معنی میں اسلامیہ جمہوریہ ہو اور وہ اپنے عمل اور حسن اخلاق وبلند کردار کا ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے جو خداناشناس جمہوریتوں کے لئے لائق تقلید ہو اور جس سے دنیا میں انسانیت نوازی شرافت وحریت اور امن پسندی وصلح گستری کی اعلیٰ مثال قائم ہو۔

جمعہ جمعہ ابھی اسٹالن کو مرے ہوئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں کہ اس کی جھوٹی اور مصنوعی عظمت وبزرگی کی مردہ لاش کو خود اس کے ساتھیوں نے قبر سے اکھاڑ کر اسے برہنہ کرنا شروع کر دیا ہے ابھی چند روز پہلے کوئی تصور بھی کر سکتا تھا کہ خود اسٹالن کے ملک میں اس کے پرانے دوست اور رفیق گھر کے بھیدی بن کر اٹھیں گے اور دنیا کے عظیم ترین انسان کی شہرت ونیکنامی کے لنکا کو ڈھا کر رہیں گے ... امن پسندی۔ بے لوث خدمت بنی آدم

© rasailojaraid.com